نئی منتخب حکومت .... چند گزارشات

۳ فروری کے انتخابات نے یہ فیصلہ دے دیا کہ پاکستانی قوم وطن عزیز میں زبردست تبدیلی اور انقلاب کی خواہاں ہے۔ بلاشبہ پاکستان کی پچاس سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ عوام نے مسلم لیگ کی قیادت پر بے پناہ اعتماد کا اظہار کیا ہے اور پاکستان کی خالق جماعت کو یہ موقع فراہم کیا ہے کہ وہ پاکستان کے اصل ماصد کی تکمیل کر سکے اور وطن عزیز کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی ' فلاحی ریاست بنا سکے۔

بدقسمتی سے تخلیق پاکستان کے ساتھ ہی اس کے خلاف سازشیں شروع ہو گئیں ' استعمار کے ایجنٹوں اور ان کے گماشتوں نے اس کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کا عمل روز اول سے ہی شروع کر دیا۔ پچاس سالوں میں نہ صرف اس کا ایک بازو کاٹ دیا بلکہ باقی ماندہ کو بھی برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی' ملک میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا' مالیاتی اداروں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا' اس کی معیشت کو تباہی کے کنارے پہنچایا' اس کی معاشرت میں مغربی تہذیب کو پروان چڑھایا۔ تخریب کاروں اور دہشت گردوں کی حوصلہ افزائی کی' نوجوانوں کو کلاشنکوف اور ہیروئن دے کر گمراہی کی دلدل میں پھنسایا' ملک کا زرمبادلہ باہر منتقل کیا۔ غرضیکہ ملک کو دیوالیہ قرار دلوانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ لوگ نہ صرف پریشان حال ہوئے بلکہ عدم تحفظ کا شکار بھی رہے۔

ان حالات میں پریشان حال لوگ کسی نجات دہندہ کی تلاش میں تھے جو انہیں ہر قسم کا تحفظ فراہم کرے ' انہیں عزت و احترام دے۔ سابقہ حکومت سے تنگ آئی ہوئی قوم نے مسلم لیگ پر نہ صرف انحصار کیا بلکہ ان پر بھرپور اعتماد کا اظہار بھی کیا اور انہیں مکمل آزادی سے کام کرنے کا موقع فراہم بھی کیا۔

اب وقت آگیا ہے کہ موجودہ حکومت گزشتہ پچاس سالہ زیادتیوں کا ازالہ کرے' قوم کا اعتماد بحال کرے۔ انہیں مکمل تحفظ فراہم کرے۔ انہیں مکمل آزادی کے ساتھ کام کرنے کا موقع دے۔ ان کی جان و مال اور آبرو کا تحفظ کرے۔ چادر اور چاردیواری کا تقدس بحال کرے۔ دہشت گردی' کرپشن ' لوٹ مار' رشوت' بدعنوانی کی نہ صرف حوصلہ شکنی کی جائے بلکہ اس کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا بھی دی جائے۔

یوں تو وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی نشری تقریر بہت حوصلہ افزا ہے۔ اس میں جو ایجنڈا دیا گیا ہے وہ عوامی امنگوں کی مکمل ترجمانی کرتا ہے' امن و امان کے قیام ' استحکام' معیشت کی بحالی ' قرضوں سے نجات' احتساب' کفایت شعاری کے لئے جو پروگرام دیئے گئے ہیں وہ بہت ہی مفید اور قابل عمل بھی ہیں۔ پوری قوم کو اس کی مکمل حمایت کرنی چاہیے اور اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور حکومت بھی اس پر عمل کرائے تاکہ لوگ اس کے ثمرات سے مستفید ہو سکیں۔

ہم یہاں ان تجاویز کے علاوہ چند گزارشات پیش کرنے کی جسارت کر رہے ہیں۔ہمیں امید ہے کہ حکومت ان پر ہمدردی سے غور کرے گی اور انہیں قابل عمل بنانے کے لئے قانون سازی کرے گی۔

پاکستان میں عدالتی نظام کی اصلاح انتہائی ضروری ہے' انگریزوں کا بنایا ہوا فرسودہ نظام اب تک رائج ہے۔ مقدمات کی طوالت بے حد تکلیف دہ ہے۔ عدلیہ کی آزادی کے ساتھ ساتھ اس کے طریقہ کار کو تبدیل کرنے کے لئے انقلابی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ہماری تجویز ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک موجود تمام مقدمات دو ماہ کے اندر اندر نمٹا دیئے جائیں۔ آئندہ کے لئے یہ قانون بنا دیا جائے کہ عدالت میں چالان پیش ہونے کے بعد میں دو ماہ کے اندر اندر اس مقدمے کا فیصلہ کرنا ازحد ضروری قرار دے دیا جائے۔ اس

میں تمام دیوانی اور فوجداری مقدمات شامل ہوں۔ اگر ججوں کی تعداد کم ہے تو فوری طور پر ان کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ قتل، اغوا، ڈکیتی، دہشت گردی، گینگ ریپ کرنے والے مجرموں کو فوری سماعت کرنے والی عدالتوں میں پیش کر دیا جائے اور جلد از جلد فیصلے پر عمل درآمد کیا جائے۔ اس سے جرم کی حوصلہ شکنی ہو گی اور لوگوں میں تحفظ کا احساس پیدا ہو گا۔

پاکستان میں شرح خواندگی میں اضافے کے لئے جہاں مساجد کو استعمال کیا جائے وہاں دینی مدارس کے ناظمین کو اعتماد میں لیا جائے اور ان مدارس کے ذریعے بھی کام لیا جائے۔ جو کہ بہت مفید ہو گا۔

احتسابی کمیٹیوں کے ساتھ ساتھ صلاۃ کمیٹیاں بھی بنائیں جائیں جو نماز کا اہتمام کریں۔ اور لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کریں۔ یہ حکومت کی اولین ترجیح ہونا چاہیے۔ ہم نئی حکومت سے پرامید ہیں اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

بقیہ : اسلام میں نبوت کا تصور

ترجمہ : اے پیغمبر کہدو! کہ تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو اس کے حکم کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

تشریح : مذکورہ بالا آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے پاس خدا کے خزانے نہیں اور دوسری بات کہ میں عالم الغیب نہیں جو کچھ اللہ بذریعہ وحی حکم دیتا ہے اس کی تعمیل کرتا ہوں تیسری بات میں فرشتہ یعنی نوری نہیں ہوں اگر کوئی حضور اکرم ﷺ کو مختار کل عالم الغیب اور نوری مخلوق میں شامل کرے تو قرآن مجید کی آیات کا منکر ہے۔ اور تمام پیغمبر کھانا کھاتے تھے اور نوری مخلوق فرشتے کھانا نہیں کھاتے جیسا کہ قرآن مجید میں سورہ ہود، الحجر اور سورہ التغابن میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں کی ضیافت کی مگر انہوں نے کھانا نہیں کھایا۔